



سوال

(542) مبارک نماز اور زبان درازی بیوی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی بظاہر دین کی پابند ہے لیکن وہ میرے ساتھ زبان درازی کرتی ہے اور بعض اوقات نماز میں بھی سستی کرتی ہے پس جب میں اس پر سختی کرتا ہوں تو وہ اڑ جاتی ہے۔ سو بتائیے کہ میں اس طرح کی عورت سے کیا سلوک کروں؟ واضح ہو کہ اس سے میری اولاد بھی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو تمہارے لیے اپنی بیوی کو اس سستی کرنے کی اجازت دینا بالکل جائز نہیں ہے اور اگر وہ ترک نماز کی اس سستی پر اصرار کرتی ہے تو اس سے جدائی اختیار کر لو چاہے تیری اولاد کی ایک جماعت اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہو۔

رہی اس کی زبان درازی العیاذ باللہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنی بیوی کے متعلق اسی قسم کی شکایت کی تھی جیسا کہ احمد اور ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک بیوی ہے پھر اس کی کچھ زبان درازی کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ "طلقتها" اس کو طلاق دے دو "لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میری اس سے محبت اور اولاد ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مرہا وقل لها فان یکن فیہا خیر فستفعل ولا تضرب طبعینک ضربک اینتک" [1]

"اس کو (اصلاح) کا حکم دے یا اس کو (خیر بھلائی کی بات) کہہ اگر اس میں خیر ہوگی تو وہ تیری بات مانے گی اور اپنی بیوی کو اپنی لونڈی کو مارنے کی طرح نہ مار۔"

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بلاشبہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کے لیے اپنی زبان درازی بیوی کو طلاق دینا مستحسن ہے لیکن اس کو کچھ مصلحتوں کی بنا پر اپنی زوجیت میں رکھنا بھی جائز ہے کیونکہ لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے اور بیوی کے درمیان حسن سلوک اور اولاد کا عذر پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاس رکھنے کی اجازت دے دی اور فرمایا:

"مرہا وقل لها فان یکن فیہا خیر فستفعل"



لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس کو اپنے پاس روک کر مارے کیونکہ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولا تضرب طعینتک ضربک آیتک"

یعنی اس کو غلام کی طرح نہ مار، اور اس کو اس صورت میں اپنے پاس رکھ کہ تو اس سے حسن معاشرت کرے اگر تو اسے مارنا چاہتا ہے تو اس کو شرعی سزا دے جو کہ کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

واللّٰتی تتخافون نشوزہنّ فیظوبہنّ واجبروہنّ فی المناجیح واضربوہنّ... ۳۴ ... سورة النساء

"اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو۔ سو انہیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انہیں مارو۔"

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فاضربوہنّ ضرباً غیر مُبرح" [2]

"اور ان کو ایسا مارو جو ان کی ہڈی کو ننگا نہ کرے۔"

یعنی اس کو مارنے کا مقصد ادب سکھانا ہونہ کہ انتقام لینا۔ (محمد بن عبدالمقعود)

[1] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (142)

[2] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (1218)

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 488

محدث فتویٰ